بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرعہ اندازی والی ایک عمرہ اسکیم کا شرعی حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے ایک عمرہ اسکیم شروع کی ہے۔ اسکیم کا طریقہ کار یہ ہے کہ سب لوگ 100 روپے جمع کرواؤ اور اپنے نام کی پرچی ایک برتن میں ڈال دو۔ مہینے کے آخر میں ان تمام پرچیوں میں سے ایک پرچی قرعہ اندازی کے ذریعے نکالی جائے گی۔ جس شخص کے نام کی پرچی نکلے گی، اسے بغیر کسی اضافی رقم کے عمرہ کروایا جائے گا، جبکہ جن لوگوں کی پرچیاں نہیں نکلیں، ان کے جمع کروائے ہوئے 100 روپے ضائع ہو جائیں گے۔ کیا یہ اسکیم شرعاً جائز ہے؟ واضح رہے کہ 100 روپے جمع کروانے کے بدلے کوئی سامان بھی نہیں ملتا۔

جواب

سوال میں بیان کردہ اسکیم جوئے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً جائز نہیں، کیونکہ مخصوص رقم جمع کروانے کے بعد قرعہ اندازی میں جس کا نام آئے گا اس کو عمرے کا ٹکٹ دیا جائے گا جبکہ بقیہ لوگوں کی رقم ضائع ہو جائے گی اور یہی جُوا ہے جو کہ بلاشبہ ناجائز وحرام ہے، قرآن وحدیث میں اس کی سخت مذمت ووعیدات بیان کی گئی ہیں۔ ایسی اسکیم کو ختم کرنا لازم ہے، ورنہ جتنے بھی افراد اس میں شامل ہوں گے انہیں گناہ ملے گا اور ان سب کے برابر اسکیم شروع کرنے والے کو ملے گا۔

جوئے کے ناجائز وحرام اور بہت بڑے گناہ ہونے کے بارے میں رب تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِؕ-قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘-وَ اِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَاؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔“ (پارہ 02، سورۃ البقرۃ: 219)

مزید ارشاد باری تعالی ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“ (پارہ 07، سورۃ المائدۃ: 90)

مسند احمد کی حدیث پاک ہے: ”عن ابن عباس، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن اللہ حرم علیکم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا: ہر نشے والی چیز حرام ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، جلد 4، صفحہ 381، رقم الحدیث: 2625، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: "القمار من القمر الذی یزداد تارۃ، وینقص اخری، وسمی القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوز ان یذھب مالہ الی صاحبہ، ویجوز ان یستفید مال صاحبہ۔۔۔ وھو حرام بالنص" ترجمہ: قمار قمر سے مشتق ہے، جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہا جاتا ہے کہ جوئے بازی کرنے والوں میں سے ہر ایک کیلئے یہ امکان ہوتا ہے کہ اس کا مال، دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے کا مال حاصل کر لے، اور یہ نص کی وجہ سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، جلد 6، صفحہ 227، مطبوعہ قاہرۃ)

مجلس افتاء (دعوت اسلامی) کی کتاب بنام "جوئے کی رائج صورتیں اور احکام" میں ہے: **"عمرہ کے ٹکٹ، بغداد شریف یا اجمیر شریف حاضری وغیرہ مختلف مقدس ناموں سے قرعہ اندازی کی جاتی ہے اور سو روپے یا اس سے کچھ کم، زیادہ رقم فی پرچی وصول کی جاتی ہے اور یہ طے ہوتا ہے کہ پرچی میں جس کا نام نکل آیا، اُسے عمرہ وغیرہ کا ٹکٹ دیا جائے گا اور جن کا نام نہ نکلا، ان کی رقم ضائع ہو گئی یعنی واپس نہیں کی جائے گی، یہ بھی جوا کی صورت ہے**، کیونکہ ہر حصہ لینے والے شخص کے متعلق یہ امکان ہے کہ جیتنے کی صورت میں عمرہ و غیرہ کے ٹکٹ کے طور پر دوسروں کا مال اس کے پاس آجائے گا اور ہارنے کی صورت میں اپنی رقم دوسرے کے پاس چلی جائے گی۔ نیز جوا کے باوجود عمرہ کمیٹی وغیرہ کے مقدس نام پر ایسا کام کرنا اور زیادہ شنیع و قبیح ہے کہ اس پُر فریب نام کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سادہ لوح عوام جوئے والے پہلو سے غافل ہو جاتی ہے اور ثواب کا کام سمجھتے ہوئے شمولیت اختیار کر لیتی ہے، لہذا یہ جوا کی دیگر صورتوں سے زیادہ بری ہے۔

فتاوی بحر العلوم میں ہے: "(قرعہ اندازی میں نام نکلنے والے کے لیے) معاوضہ میں روپے کی جگہ سامان یا حج و زیارت رکھنا یا اس کا نام انعام رکھ دینے سے شے کی حقیقت نہیں بدلے گی۔ جوئے میں یہی ہوتا ہے کہ زائد رقم کی امید میں ہر آدمی اپنی رقم لگاتا ہے، مگر پوری رقم وہ لیتا ہے جس کا پانسہ آتا ہے۔" (جوئے کی رائج صورتیں اور احکام، صفحہ 52، مجلس افتا دعوت اسلامی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1298

تاریخ اجراء: 03 ربیع الاول 1448ھ/17 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net